دُشمن کے شر سے بچنے کیلئے

دُعاء
انس بن مالک رضی اللہ عنہ

......(جوشخص صبح کے وقت یہ دُعاء کرے گا، اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا)......

عطا فرمودہ:
مفتیٔ اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ
صدر دارالعلوم کراچی

بندہ:
محمد انور حسین عفی عنہ
فاضل ومتخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

www.deeneislam.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث عمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک ص کو لانے کے لئے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے۔

فرمایا: کون ہے امیر؟

میں نے عرض کیا: حجاج بن یوسف۔

فرمایا: اللہ اس کو ذلیل کرے۔ تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لے لے گا۔

میں نے کہا: تقریر کو مختصر کر اور امیر کے حکم کا جواب دے۔

تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے۔ جب حجاج کے پاس آئے، تو

حجاج نے پوچھا: کیا تو انس بن مالک ص ہے؟

فرمایا: جی ہاں۔

حجاج نے کہا: کیا تو ہے وہ شخص جو ہمیں گالیاں اور بد دُعائیں دیتا ہے؟

فرمایا: جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ تو اللہ اور اسلام کا دشمن ہے تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزت افزائی کی ہے اور ان کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے۔

حجاج نے کہا: معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا ہے؟

فرمایا: نہیں معلوم۔

حجاج نے کہا: میں تجھے بُری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ کے فرمان میں شک کرتا کہ اُنہوں نے مجھے ایک دُعاء سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ ''جو بھی صبح کے وقت یہ دُعاء کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہوسکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہوسکتی ہے'' اور میں آج صبح یہ دُعاء کر چکا ہوں۔

حجاج نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دُعاء سکھائیں۔

فرمایا: تو اس کا اہل نہیں۔

حجاج نے کہا: اس کو راستہ دو، یعنی چھوڑ دو اس کو۔

جب حضرت انس بن مالک ص نکلے، تو دربان نے حجاج سے کہا: اللہ امیر کو درستگی پر قائم رکھے۔ آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟

حجاج کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے۔ جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا، وہ میری طرف رُخ کرتے تھے جیسے (میرے اُوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں)۔ تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا، تو میرا کیا حال ہوتا؟

پھر جب حضرت انس بن مالک ص کی وفات کا وقت قریب آیا، تو اُنہوں نے وہی دُعاء اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَبِاللّٰهِ خَتَمْتُ، وَ بِهٖ اٰمَنْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ، وَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِىْ وَ نَفْسِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى عَقْلِىْ وَ ذِهْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَ مَالِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىْ رَبِّىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى شَافِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْوَافِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، هُوَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّىْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ۔ اَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِىْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَآءٍ سُوْٓءٍ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ (اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَجِيْرُكَ، وَ اَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْتَهٗ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَ كُلِّ مَا ذَرَاْتَ وَ بَرَاْتَ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ، وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ، وَ اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَىَّ فِىْ يَوْمِىْ هٰذَا، وَ لَيْلَتِىْ هٰذِهٖ، وَ سَاعَتِىْ هٰذِهٖ وَ شَهْرِىْ هٰذَا، وَ اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَىَّ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

عَنۡ اَمَامِیۡ۔۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

عَنۡ يَمِيۡنِیۡ۔۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

عَنۡ شِمَالِیۡ۔۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَيُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوۡمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ وَ لَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ لَا يَئُوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِيۡمُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًا بِالۡقِسۡطِ م لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (سات مرتبہ)

وَ نَحۡنُ عَلٰی مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ﴾ (سات مرتبہ)

(کنز العمال، ج:۲، ص:۲۹۴، وسبل الهدى والرشاد فی سیرة خیر العباد، ج:۱۰، ص:۲۲۸، والمستطرف فی کل فن مستظرف، ج:۱،ص: ۴۸۰، وعمل الیوم واللیلة لابن السنی، ج:۲،ص: ۱۵۸)

www.deeneislam.com